فکرونظر.......... اسلام آباد جلد: ۴۲، ۴۳ شمارہ: ۴، ۱

تعارف و تبصرۂ کتب

کتاب : کتاب شناسی توصیفی فہرست ہای نسخہ ہای خطی پاکستان (وبنگلادیش)

مؤلف : عارف نوشاہی

ناشر : کتاب خانۂ بزرگ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی، گنجینۂ جہانی مخطوطاتِ اسلامی، قم-ایران

سالِ اشاعت : ۲۰۰۵ء

صفحات : ۱۲۸

مبصر : سفیر اختر *

دُنیائے علم میں کتابوں کی فہرست نگاری کی روایت صدیوں پرانی ہے۔ کتب خانوں کی فہرستیں کتابوں کی حفاظت و نگہداشت اور اہلِ علم کی ضرورت کے تحت ہمیشہ مرتب کی جاتی رہی ہیں۔ چھاپہ خانے کی ایجاد اور اِس کی ترویج کے ساتھ کتابی ذخائر ''خطی'' اور ''مطبوعہ'' کے دو الگ الگ خانوں میں تقسیم ہو گئے ہیں، اور آج قدیم خطی کتابوں کی فہرست نگاری؛ خط، روشنائی اور کاغذ کی ساخت کے حوالے سے ان کی قدامت کی تعیین؛ اور آفاتِ ارضی و سماوی سے ان کی حفاظت، اپنے اپنے طور پر فنون کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں، اور تہذیبی ورثے کی اہمیت سے آگاہ اقوام و افراد دُنیا بھر میں خطی کتابوں کی حفاظت و اشاعت کے لیے کوشاں ہیں۔

چھاپہ خانے کی ایجاد کے ساتھ مغربی دُنیا میں، جب مروج متون کی طباعت کا آغاز ہوا تو وقت کے ساتھ پروان چڑھنے والی علمی روایت کے تحت اہل علم نے ضروری سمجھا کہ یہ متون امکانی حد تک درست شکل میں شائع ہوں، چنانچہ متون کی طباعت سے پہلے ان کے زیادہ سے زیادہ، اور صحیح تر نسخوں کی تلاش و جستجو ہوئی، اور یوں خانقاہوں، علمی اداروں اور اہل علم کے نجی ذخائرِ کتب کی مفصل فہرستیں تیار کی گئیں۔ ابتداءً فہرست نگاری میں مرتبین کا ذاتی ذوق ہی اُن کا رہنما تھا، مگر وقت کے ساتھ اس فن کے معیار متعین ہونے لگے، اور آج بڑی حد تک فہرست نگاری کے کچھ واضح اصول متعین ہو گئے ہیں۔

☆ چیف ایڈیٹر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی-اسلام آباد

مغربی اہلِ علم جب اپنے ذخائرِ کتب کی فہرست نگاری، اہم متون کی ترتیب و تدوین اور ان کی اشاعت میں مصروف تھے، اُن کے بعض بھائی بندوں نے محض اشتیاقِ علم کی خاطر، یا نوآبادیاتی مقاصد کے تحت مشرقی اقوام و ملل کے تہذیبی وعلمی ذخائر کی چھان پھٹک کا کام شروع کر دیا تھا۔ اُن میں سے بعض نے مشرقی ممالک کا سفر کیا، ان ممالک کی زبانیں سیکھیں، کتابیں جمع کیں، اور اپنے ہاں مشرقی اقوام و ملل کی تہذیب و تاریخ کی تفہیم وتعلیم کے لیے علمی وتعلیمی ادارے قائم کیے۔ ان ہی اداروں سے وابستہ اہلِ علم نے ابتداءً عربی و فارسی کے بعض متون شائع کیے، اور متون کے خطی نسخوں سے آگاہی کی خاطر ذخائرِ کتب کی فہرستیں مرتب کیں۔ اِس طرح مشرق، اور بالخصوص مسلم ممالک میں خطی کتابوں کی فہرست نگاری کا آغاز ہوا۔ وقت گزرنے پر مغربی اہلِ علم کے ساتھ اس فریضے کی انجام دہی میں مقامی اصحابِ علم و دانش بھی شریک ہوگئے۔

برصغیر کی سطح پر خطی کتابوں کی فہرست نگاری کی تاریخ سے صرف نظر کرتے ہوئے، اُن جغرافیائی خطوں میں، جو آج پاکستان اور بنگلا دیش کی آزاد مملکتوں کی حیثیت رکھتے ہیں، خطی کتابوں کی فہرست نگاری کی اولیں قابلِ ذکر کاوش ڈاکٹر سیّد عبداللہ (م۱۹۸۶ء) کی ''خزائنِ مخطوطات پنجاب یونیورسٹی-لاہور'' ہے جو''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور) میں مئی ۱۹۲۶ء سے اگست ۱۹۳۶ء تک بالاقساط شائع ہوئی (بعد میں سیّد عبداللہ نے انگریزی میں A Descriptive Catalogue of Persian, Urdu and Arabic Manuscripts in the Panjab University Library کے نام سے کام کا آغاز کیا، مگر اس فہرست کی شائع شدہ دو جلدوں میں اُن کی اولیں کاوش پر مبنی فارسی زبان میں تاریخ اور کتبِ شعر کے خطی نسخوں ہی کا احاطہ کیا جا سکا)۔

سیّد عبداللہ، جب پنجاب یونیورسٹی-لاہور کے فارسی خطی نسخوں کی فہرست نگاری میں مصروف تھے، ۱۹۲۹ء میں لارڈ اِرون کے ڈھاکہ یونیورسٹی جانے پر ایک مختصر سی فہرست Catalogue of Arabic, Persian and Urdu Mss. Presented to Dacca University Library شائع ہوئی۔ ۱۹۳۲ء میں پنجاب یونیورسٹی کے سنسکرت خطی نسخوں کی موضوعی فہرست شائع ہوئی۔ ان کے علاوہ تقسیم ہند تک، ان خطوں میں جو ''مملکت خداداد پاکستان'' کہلائے، فہرست نگاری کی جانب کوئی قابلِ ذکر پیش رفت نہ ہوئی۔ قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۶۰ء تک پنجاب پبلک لائبریری-لاہور کے عربی خطی نسخوں، اور درگاہ لائبریری اُچ شریف (سابق ریاست بہاول پور) کے عربی و فارسی خطی نسخوں کی توضیحی فہرستیں شائع ہوئیں۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی کے نصف اوّل تک پنجاب پبلک لائبریری-لاہور کی مزید

فہرستیں، اور انجمن ترقی اُردو کے اُردو خطی نسخوں کی فہرست کا پہلا حصہ شائع ہوا۔ اس کے بعد جو دوسرے ادارے اِس کارِخیر میں شریک ہوئے، ان میں سندھ یونیورسٹی-جام شورو اور پنجاب یونیورسٹی-لاہور شامل ہیں۔ اِن جامعات کے اساتذہ نے خود، اور اپنی نگرانی میں طلبہ سے فہرستیں مرتب کرائیں، جن میں سے اِکا دُکا کتابی صورت میں شائع ہوئیں، اور جو شائع نہ ہوسکیں، جامعات کے کتب خانوں میں اہلِ ضرورت کی دسترس میں تھیں۔ اس کے ساتھ ہی مرتبینِ فہارس نے مضامین لکھ کر مختلف کتب خانوں کے خطی ذخائر سے علمی دُنیا کو روشناس کرایا۔

خطی ذخائر کی فہرست نگاری کو اُس وقت بالخصوص بڑھاوا ملا، جب ۱۹۷۰ء میں مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان قائم ہوا۔ مرکز نے اپنے کتب خانہ—''کتاب خانہ گنج بخش''—میں خطی نسخے جمع کرنے کی تگ و دو کی، اور آج اِس کتب خانے کا خطی ذخیرہ وطنِ عزیز کے چند وقیع ترین ذخائر میں سے ایک ہے۔ مرکز نے نہ صرف ''کتاب خانہ گنج بخش'' کے خطی نسخوں کی فہارس شائع کیں، بلکہ وطنِ عزیز کے دور دراز دیہات تک خطی ذخائر کا جائزہ لیا، ان کی فہرستیں مرتب کرائیں، اور خطی نسخوں کی فہرست نگاری میں بیسیوں افراد کو شامل کر لیا۔ مرکز نے آقای احمد منزوی کی ''فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی'' کی چودہ جلدوں کی ترتیب و اشاعت کا قابلِ صد تحسین کارنامہ انجام دیا ہے۔ مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان کے ایک سابق رفیق کار جناب عارف نوشاہی نے وطنِ عزیز کے متعدد ذخائر کی فہرست نگاری کے ساتھ ساتھ ۱۹۸۰ء میں خطی کتابوں کی فہرستوں کی ایک فہرست، یعنی فہرس الفہارس ''کتاب شناسی فہرست ہای نسخہ ہای خطی پاکستان'' (فارسی) کے عنوان سے مرتب کی، بعد ازاں انہوں نے اسے اضافوں کے ساتھ ''پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)-جلد اوّل'' کے نام سے اُردو میں منتقل کیا (اشاعت: ۱۹۸۸ء)۔ الحمدللہ وطنِ عزیز کے خطی ذخائر کی فہرست نگاری کا کام بتدریج آگے بڑھ رہا ہے، اور جناب نوشاہی بھی اہلِ علم کو اِس سے مسلسل آگاہ رکھ رہے ہیں۔ اِسی سلسلۂ آگاہی کا تازہ ترین اظہار زیرِنظر کاوش کی صورت میں ہمارے پیشِ نظر ہے۔

زیرِنظر ''کتاب شناسی توصیفی فہرست ہای نسخہ ہای خطی پاکستان (وبنگلادیش)'' میں ۲۰۰۲ء تک وطنِ عزیز میں مختلف زبانوں کے خطی نسخوں کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ فہارس (نیز مطبوعات کی فہارس، جن میں خطی نسخوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے) کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہر فہرست کے بنیادی

کوائف دیے گئے ہیں، اور اس کے محتویات کا تعارف لکھا گیا ہے۔ بعض کتب خانوں کے ذخائر کے بارے میں رسائل و جرائد میں مقالات شائع ہوئے ہیں، اُن میں سے جو دستیاب ہوئے، شامل کر لیے گئے ہیں، اور استیعاب و احاطہ کی کوشش نہیں کی گئی، کیوں کہ رسائل و جرائد کہیں یک جا دستیاب نہیں۔ مزید براں اکا دکا ایسے مقالات اور فہارس بھی ہیں جو بیرون پاکستان شائع ہوئیں، مگر جزوی طور پر یہ وطنِ عزیز کے خطی ذخائرِ کتب سے بحث کرتی ہیں۔ اِسی طرح بعض اندراجات میں بیرونِ پاکستان کے ذخائر کا ذکر ہے، مگر انہیں اس لیے شاملِ فہرست کر لیا گیا ہے کہ وطنِ عزیز میں شائع ہوئے ہیں، بصورتِ دیگر ''مخطوطاتِ پیرس''، ''فہرست نسخہ ہای خطی فارسی بمبئی-کتاب خانہ مؤسسہ کاما-گنجینۂ مانک جی''، ''شاہانِ اودھ کے کتب خانے'' اور ''فہرست کتب خانہ ٹیپو سلطان'' وغیرہ (اندراجات ۲۰۷-۲۱۳) کا وطنِ عزیز سے عملاً اتنا ہی تعلق ہے جتنا انڈیا آفس لائبریری یا موجودہ ہندوستان کے ذخائر کا، اور ان آخرالذکر ذخائر کی فہارس زیرِنظر فہرست کا جزو نہیں۔

''کتاب شناسی توصیفی فہرست ہای نسخہ ہای خطی پاکستان (وبنگلادیش)'' اپنی نوعیت کی کامیاب اور قابل قدر کاوش ہے، تاہم کسی بھی موضوع پر مرتب کی گئی فہرست کو اِس حد تک جامع و کامل سمجھنا کہ کوئی ایک ماخذ بھی مندرج ہونے سے نہ رہ گیا ہو، درست نہیں۔ جہاں تک مقالات کی شکل میں مختلف کتب خانوں کے ذخائر کے تعارف کا تعلق ہے، ''فکرونظر'' میں شائع شدہ متعدد مقالات کا حوالہ دیا گیا ہے، مگر بہت سے مقالات نظرانداز بھی ہو گئے ہیں۔

''کتاب شناسی توصیفی---'' کی ورق گردانی کرتے ہوئے جن اضافی معلومات کی جانب ذہن منتقل ہوا، انہیں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

☆ منبع شناسی (کتاب شناسی ہای فہرست ہای نسخہ ہای خطی شبہ قارہ) کے تحت کورکیس عواد کی ''فہارس المخطوطات العربیہ فی العالم'' مذکور نہیں۔ اِس کی جلد اوّل میں پاکستان کی فہارس کا ذکر ہے۔ الکویت: المنظمۃ العربیۃ للتربیۃ والثقافۃ والعلوم، ۱۹۸۴ء، الجزء الاوّل، ۴۴۵ صفحات۔

☆ D.N.Marshall کی تالیف Mughals in India: A Bibliographical Survey of Manuscripts کا مکرّر ذکر ہوا ہے (ص ۲۳، ص۴۵)، مگر اِس کے ضمیمے کا ذکر نہیں ہو سکا۔

D.N.Marshall, Mughals in India: A Bibliographical Survey, vol.1, Maunscripts, Supplementary Part 1, New Delhi: Indian Council of Historical Research, 1996, pp.148.

اِس ضمیمے میں برصغیر کی مختلف زبانوں میں مغلیہ عہد پر خطی نسخوں کی فہرست دی گئی ہے۔ ضمیمہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں اسمائے مصنفین کی الفبائی ترتیب کے تحت خطی نسخوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں اُن خطی نسخوں کا اندراج ہے جن کے مصنفین معلوم نہیں، اور عنواناتِ کتب کے مطابق الفبائی ترتیب قائم کی گئی ہے۔تیسرے حصے میں اصل کتاب کے حوالے سے اضافات و تصحیحات ہیں۔ آخر میں عنواناتِ کتب اور موضوعات کے اشاریے ہیں۔

☆ صفحہ ۸۸ پر ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے مقالے ''کتاب خانۂ شیرانی کے نوادر'' کا اندراج ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور) میں اِس کی اوّلیں اشاعت کے حوالے سے ہوا ہے، بعد میں اسے سیّد صاحب نے اپنے ایک مجموعۂ مقالات میں شامل کر لیا تھا۔ دیکھیے:

سیّد عبداللہ، ''فارسی زبان و ادب—مجموعۂ مقالات''، لاہور: مجلس ترقی ادب، جون ۱۹۷۷ء، صفحات ۳۴۸-۳۶۱

☆ صفحات ۹۰-۹۱ پر مولوی محمد شفیع کے ذخیرۂ مخطوطات کی فہرست (مرتبہ محمد بشیر حسین) کا اندراج ہے، یہ ذخیرہ آج منتشر ہو کر وطن عزیز کے مختلف کتب خانوں کا جزو بن گیا ہے، تاہم اِس کے بارے میں مولوی محمد شفیع کا یہ مضمون تاریخی حیثیت رکھتا ہے:

''میرا کتب خانہ'' مشمولہ محمد شفیع، ''مقالات دینی و علمی''، حصہ دوم، لاہور: دین محمدی پریس، ۱۹۶۱ء، صفحات ۱۶۷-۱۷۲

☆ ''فہرست ہای نسخہ ہای کشور ہای خارج، چاپ پاکستان'' کے تحت ایران، برطانیہ، ترکی وغیرہ کے کتب خانوں کے بارے میں بعض کتابوں اور مضامین کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس حصے میں اضافات کی خاصی گنجائش ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیے:

☆ اختر راہی، کتب خانہ کوپریلی (استانبول) میں علماء برصغیر کی تصانیف کے خطی نسخے، ''بینات'' (کراچی)، مئی-جون ۱۹۹۰ء، صفحات ۶۷-۷۳

☆ مولوی، محمد شفیع، استانبول کے خزائنِ مخطوطات، ''مقالات دینی و علمی''، حصہ دوم، حوالہ مذکورہ، صفحات ۷۴-۹۲

☆ ——، استانبول کے کتاب خانوں میں مرقعات، حوالہ مذکورہ، صفحات ۱۰۱-۱۰۸

☆ ایک اور اہم فہرست سیّد ہاشم ندوی(م۱۹۷۱ء) کی ''تذکرۃ النوادر من المخطوطات العربیۃ'' ہے جو مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ-حیدر آباد کے اشاعتی پروگرام کے حوالے سے مرتب کی گئی تھی۔ مرتب نے دُنیا بھر کے خطی کتابوں کے ذخائر سے اسلامی تہذیبی میراث کے ۳۷۶ نوادر کی نشان دہی کی کوشش کی تھی۔

نوادر کی نشان دہی میں مرتب نے ''مکتبۃ السندیۃ'' (کتب خانہ پیر جھنڈا-سندھ) کے متعدد خطی نسخوں کا ذکر کیا ہے جو اُس دور میں پیر احسان اللہ السندھی کے انصرام میں تھا۔ فہرست کی ترتیب یہ ہے: ● علوم القرآن ● علوم الحدیث ● علم الفقہ و اصولہ ● علم الکلام والعقائد ● علوم التاریخ (التاریخ العام، تاریخ الاسلام، تاریخ الاماکن) ● علم الرجال والطبقات ● علم اللغۃ ● علوم الادب ● علم النحو ● علم المنطق والفلسفہ ● علوم الریاضیہ ● علم الموسیقی ● علم الکیمیا والطبیعہ ● علم الطب والجراحۃ ● علم التصوف والاخلاق۔

فہرست کے کوائف یہ ہیں: حیدر آباد دکن: دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۳۵۰ھ، ۲۲۸ صفحات۔